سوال

(427) ادب کے طور پر بزرگ استاذہ کا ماتھا چومنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے بچپن میں ایک عورت سے قرآن کی تعلیم حاصل کی تھی ،اب میں جب گاؤں جاتا ہوں تو اس کے پاس جاتا ہوں تو اس کی بزرگی کے پیش نظر میں اس کا سر چومتا ہوں اور ایسا ادب واحترام کے طور پر کرتا ہوں ،کیا شرعی طور پر مجھے اپنی استانی جو اب تراسی (83) سال کی ہے ،اس کا سر چومنے کی اجازت ہے؟ قرآن وحدیث کی رو سے میری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استاد اور شاگرد کا رشتہ بہت مقدس اور عزت واحترام کا حامل ہے ، لیکن استاد کی عزت کرتے ہوئے ہمیں شریعت کے دائرہ میں رہنا چاہیے ۔ صورت مسؤلہ میں بلاشبہ اپنی استانی کا احترام کرنا چاہیے اور وہ اس احترام کی حق دار ہے لیکن احترام کے طور پر اس کا سر چومنا یا اس سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ، خواہ وہ عمر رسیدہ ہی کیوں نہ ہو اس کا احترام یہ ہے کہ اس کی ضروریات کا خیال رکھا جائے ، کیونکہ وہ استانی محرمات میں سے نہیں ہے ، البتہ اس کی خبر گیری کرنے اور سلام کہنے میں چنداں حرج نہیں ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب عورتیں بیعت کے لئے آتیں تو ان کی خواہش ہوتی کہ مردوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرکے بیعت کریں لیکن آپ ان سے زبانی بیعت لیتے اور وضاحت فرماتے : ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ۔'' [نسائی ، البیعۃ : ۴۱۸۱]

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کے روحانی باپ ہیں ۔ اس کے باوجود آپ نے حزم واحتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھا ہے ۔ مذکورہ حدیث میں بیان ہے کہ عمر رسیدہ اور غیر عمر رسیدہ تمام عورتوں کو شامل ہے ، بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان اس سلسلہ میں بہت واضح ہے کہ انہوں نے فرمایا : ''اللہ کی قسم !رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا تک نہیں ۔ '' [ابوداؤد ، الامارۃ : ۲۹۴۱]

ان تصریحات کی روشنی میں کسی اجنبی مرد کےلئے جائز نہیں ہے ۔ کہ وہ کسی اجنبی عورت کا سر چھوے یا اس سے مصافحہ کرے خواہ وہ اس کی استانی ہی کیوں نہ ہو ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اسے نظرانداز کرکے عزت واحترام کے خودساختہ ضابطوں پر عمل کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ، البتہ استاد کے حقوق کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور اس کے احترام میں کمی نہیں آنی چاہیے ، شاگرد کو چاہیے کہ وہ اپنے استاد (خواہ مرد ہو یا عورت) کی خبر گیری کرتا رہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:432